جناب مولانا ذاکر حسن نعمانی صاحب فاضل حقانیہ

صحیح اسلامی انقلاب کیسے اور کون برپا کرے گا؟

اس وقت عالمی سطح پر اور ملکی سطح پر مسلمانوں کی زبوں حالی کی وجہ سے تقریباً تمام مسلم ممالک میں اپنے اپنے ملک کی سطح پر مختلف تحریکیں اسلامی انقلاب کی خاطر سرگرم عمل ہیں۔ ہر تحریک اور جماعت کا دعویٰ ہے کہ اصل اور مکمل اسلامی انقلاب ہم ہی لائیں گے۔ زیر نظر مضمون میں ان تحریکوں اور جماعتوں کا ایک تنقیدی جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

دورحاضر کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ بعض مسلمانوں کو ایمان اور اعمال صالحہ کا زیاں معمولی معلوم ہوتا ہے۔ عقائد، عبادات، اخلاق اور حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتیں ان کے نزدیک ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اصل شئی حکومت الٰھیّہ کا قیام ہے۔ کوئی اس کو اقامت دین سے تعبیر کرتا ہے کبھی کہتے ہیں چہرے نہیں نظام بدلو، ان سے جب بھی گفتگو کریں تو ان کا بڑا ہدف معیشت اور سیاست میں انقلاب ہوگا۔ ان کی نزدیک اصل چیز اور مقصد یہی ہے۔ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اول مدینہ منورہ میں ایک اسلامی اسٹیٹ قائم کی، لہذا یہ بڑا ارفع اور اعلیٰ مقصد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی باتیں کرنے والوں میں ایمان واعمال کی کمزوری اور حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے عملی اعراض کسی نہ کسی درجے میں ضرور پایا جاتا ہے۔ حالانکہ آخرت کی نجات اور دنیاوی فلاح وترقی کا مدار ایمان اور اعمال صالحہ پر ہے۔ قرآن مجید میں یہ مضمون جابجا ملتا ہے۔ آخرت کا نجات تو یقینی ہے اس کا تو کوئی مسلمان انکار نہیں کرسکتا، لیکن کم فہم یا بعض کج فہموں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ دنیاوی ترقی میں طاعت کا کیسے دخل ہے؟۔ مولانا اشرف علی تھانوی مسائل السلوک میں فرماتے ہیں۔ " ویقوم استغفروا ربکم الی قوله تعالیٰ یذدکم قوة الی قوتکم فیه دلیل علی ان للطاعة مدخل فی راحة الدنیا وطیب عیشها وهومشاهد " (اس میں دلیل ہے کہ طاعات کو راحت دنیویہ اور خوش عیشی میں دخل ہے اور اس کا مشاہدہ ہورہا ہے۔ (بیان القرآن ج: ۵، ص ۵۰)

ارشاد باری ہے: " فقلت استغفروا ربکم انه کان غفاراً یرسل السمآء علیکم مدراراً

ویمددکم باموالٍ وبنین ویجعل لکم جنٰتٍ ویجعل لکم انھراً " (میں نے (ان سے یہ) کہا کہ تم اپنے پروردگار سے گناہ بخشواؤ بےشک وہ بخشنے والا ہے۔) (اگر تم ایمان لے آؤ گے تو علاوہ اخروی نعمت کے) کہ (مغفرت ہے دنیوی نعمتیں بھی تم کو عطا کرے گا چنانچہ) کثرت سے تم پر بارش بھیجے گا اور تمھارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمھارے لئے باغ لگادے گا اور تمھارے لئے نہریں بہا دے گا۔ (نوح : ۱۲) ایک اور ارشاد خداوندی ہے : " ولوان اھل القری امنوا والتقوا لفتحنا علیھم برکٰت من السمآء والارض " (اگر ان بستیوں کے رہنے والے (پیغمبروں پر) ایمان لے آتے (اور ان کی مخالفت سے) پرہیز کرتے تو ہم (بجائے ارضی وسماوی آفات کے) ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے (یعنی آسمان سے بارش اور زمین سے پیداوار ان کو برکت کے ساتھ عطا فرماتے (الاعراف : ۹۶) قرآن وحدیث کی بہت سی نصوص سے یہ مضمون معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور عمل صالح کی برکت سے اللہ تعالیٰ دنیاوی نظام بھی درست فرما دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : " وعداللہ الذین امنوا منکم وعملو الصالحات لیستخلفنھم فی الارض " (تم میں جولوگ ایمان لاویں اور نیک عمل کریں (یعنی ہدایت کا کامل اتباع کریں) ان سے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ ان کو (اس اتباع کی برکت سے) زمین میں حکومت عطا فرمادے گا۔ (النور : ۵۵) خلافت ارضی کے لئے وعدہ بھی ایمان اور اعمال صالحہ کی وجہ سے فرمایا۔ آج خلافت ارضی کا نعرہ لگانے والی تحریکوں پر نظر ڈالی جائے تو ایمان اور اعمال صالحہ کیلئے کوئی سعی تو درکنار خلافت ارضی کو مقصود بنادیا حالانکہ مقصود ایمان اور عمل صالح ہے اور خلافت ارضی مدعور ہے۔ اس کا اللہ نے وعدہ فرمایا ہے۔ لہذا خلافت ارضی کو مقصود سمجھ کر اس کے لئے دن رات کوشاں رہنا شریعت کا منشا نہیں۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ چہرے نہیں نظام بدلو یہ بھی صحیح نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے ملک میں صرف چہرے بدلتے رہتے ہیں اور نظام کی تبدیلی کیلئے کسی قسم کی کوشش نہیں کی جاتی۔ سوال یہ ہے کہ ہم کن لوگوں سے نظام بدلنے کو کہہ رہے ہیں ؟ ہمارے ملک میں تو ہمیشہ سے برسراقتدار وہ طبقہ رہا ہے جو قرآن وحدیث کی ابجد سے بھی واقف نہیں۔ نہ اسلام کو سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں ، نہ اس پر عمل کے خواہاں ہیں صرف برائے نام مسلمان ہیں۔ سوچ ساری اغیار کی ہے تعلیم اور بودباش ساری انگریزوں کی ہے ایسے لوگوں سے نظام بدلنے کی توقع رکھنا تو ایسا ہے جیسے کسی اناڑی اور بے وقوف سے کہا جائے کہ آپ ضرور ہوائی جہاز چلائیں گے۔ اس کا ایک طریقہ ہے کہ برسراقتدار طبقہ کو دیندار بنانے کی کوشش کی جائے۔ ان تک تبلیغ کی نیت سے پہنچنے کی کوشش انتہائی ضروری ہے۔ ہمارا جب کبھی

ذاتی کام اور معاملہ ہو تو ہزار جتن کرتے ہیں خود اگر ان احکام تک نہیں پہنچ سکتے تو واسطے تلاش کرتے ہیں لیکن اپنا مسئلہ ضرور بغیر حل کیے نہیں چھوڑتے ۔ علماء کرام کا اصل کام ہر میدان میں جائز وناجائز ، حلال وحرام کے احکامات بتلانا ہے ۔ انتظامی امور میں عملاً ملوث ہونا ان کا میدان نہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے اور حقیقی ورثاء کا کام حضورؐ کے مقاصد اربعہ کی تکمیل ہے ۔

ارشاد خداوندی ہے : " ھوالذی بعث فی الامیین رسول منھم یتلوا علیھم ایتہ ویذکیھم ویعلمھم الکتب والحکمة " (وہی ہے جس (عرب کے) ناخواندہ لوگوں میں ان کی (قوم) میں سے (یعنی عرب میں سے) ایک پیغمبر بھیجا جو ان کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کو (عقائد باطلہ واخلاق ذمیمہ سے) پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب اور دانشمندی (کی باتیں جس میں سب علوم ضروریہ دینیہ آگئے) سکھلاتے ہیں ۔ (الجمعۃ : ۲)

(۱) تلاوت آیات (۲) تزکیہ نفس (۳) تعلیم کتاب (قرآن) تعلیم حکمت (دانشمندی) یعنی حدیث ۔

ہر مسلمان کا کام ہے کہ یہ چار مقاصد خود اس کے اندر اور تمام انسانیت میں آجائیں ۔ حکومت وسیاست بالذات مقصود نہیں ۔ بلکہ حکومت اگر مل جائے تو اس کو بھی ان مقاصد کی تکمیل کے لئے استعمال کرنا ہوگا ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایک زبردست خونی انقلاب چاہئیے ۔ ان کا خیال ہے کہ اس طرح شریر اور بدطینت لوگ دب جائیں گے ۔ ظلم اور بربریت کی گھٹائیں چھٹ کر دینداری اور خوش عیشی کی شفاف فضاء قائم ہوجائے گی ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسا کرنے سے کچھ وقت کے لئے ماحول سدھر جائے گا لیکن پائیدار ستھرا ماحول پیدا نہیں ہوگا ۔

ضمیر کا انقلاب :- اصل انقلاب ضمیر کا انقلاب ہے ۔ انسان اندر سے خود بدل جائے لوگوں کو ڈرانے اور دھمکانے کیساتھ ان کے اندر عناد اور ڈھیٹ پن پیدا ہوجائے گا ۔ ان کو جب موقع ملے گا فوراً سر اٹھائیں گے ۔ ان کی مثال پھر ایسی بن جائے گی جیسے ایک آدمی پانی میں لکڑی ڈبوئے رکھے جونہی لکڑی سے ہاتھ ہٹایا لکڑی فوراً پانی سے باہر نکل آئی ۔ اگر بدباطن اور شریر لوگوں پر حکمت کیساتھ محنت کی گئی تو خود بخود اسلام کے ہر حکم کے ماننے کیلئے تیار ہوجائیں گے، صحابہ کرام کی انقلابی محنت ہمارے سامنے تاریخ کے صفحات میں موجود ہے ۔ بقول اکبر الہ آبادی :

خود جو راہ پر نہ تھے اوروں کے ہادی بن گئے

لیکن ہم خود نہیں بدلتے اورروں کو بدلنے کی کوشش کرتے ہیں ۔

مثال :- روزہ کی حقیقت اکل (کھانا) شرب (پینا) جماع (صحبت) سے مخصوص وقت میں پرہیز ہے ۔ طلوع فجر سے لیکر غروب آفتاب تک ۔ روزہ دار کے گھر میں بیوی سمیت کھانا پینا موجود ہے کوئی

رکاوٹ اور روکنے والا نہیں، کسی کو خبر بھی نہیں۔ حکومت کا کارندہ بھی اس کے پیچھے نہیں لگا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی فرشتہ بھی ایسا مقرر نہیں کیا کہ دیکھنا اگر کوئی روزے کی خلاف ورزی کرے تو فوراً اس کو تنبیہ کرو۔ باوجود اس مکمل آزادی کے روزہ دار طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے اجتناب کرتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آخر کونسی قوت ہے جس نے اس کو ان تین جائز اور حلال چیزوں سے روک رکھا ہے؟۔ حالانکہ انسانی طبیعت ان تین چیزوں کی خوگر ہے۔ دنیا کے اندر ساری تگ ودو انہی اشیاء کےلئے ہے۔ تمام جھگڑوں اور فساد کی جڑ بھی یہی ہیں۔ اس سوال کا جواب آسان ہے۔ اس روزہ دار میں اللہ کا خوف ہے اس کا ضمیر اس کو اندر سے ملامت کرتا ہے لیکن عجیب بات یہ ہے کہ یہی روزہ دار دیگر معاملات میں اللہ کے خوف کو بھول جاتا ہے۔ اس کا ضمیر مردہ بن جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے ضمیر کو پیارو محبت وحکمت کیساتھ بدلنا چاہئیے مثلاً کسی میں کوئی برائی دیکھی تو تنہائی میں اس کو پیار و محبت سے سمجھائیں تو وہ آپ کو اپنا خیرخواہ سمجھے گا۔اگر سب کے سامنے اس کو ٹارگٹ بناکر اس سے بات کی تو وہ اس کو اپنی رسوائی سمجھے گا اور آپ کا دشمن بن جائے گا۔ برائی نظر آئے تو حسب توفیق ہاتھ اور زبان سے اس کا تدارک ہر مسلمان کا فرض ہے لیکن حکمت و نصیحت کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا۔ ایسا نہیں کرنا چاہئیے کہ ایک فسادی کے فساد کو ختم کرنے کیساتھ مستقل فساد کا ایک سلسلہ شروع ہوجائے۔

اشکال:۔ ممکن ہے کسی کے ذہن میں یہ بات آئے کہ حدود اور تعزیرات زبردستی ہی تو ہے۔ حدود اور تعزیرات کا نظام زبردستی نہیں بلکہ چند شریر اور فسادی لوگوں کا علاج ہے جس پر مختلف ثمرات وفوائد مرتب ہوتے ہیں۔ مثلاً عبرت، امن اور اصلاح وغیرہ ان قوانین کو زبردستی نہیں کہہ سکتے۔ اگر ان قوانین کا مقصد زبردستی اور بزور لوگوں کی اصلاح ہوتا تو انسانوں میں اللہ نے خیر اور شر کی جو استعداد پیدا کی ہے اس کا امتحان کیسے لیا جاتا؟ ارشاد خداوندی ہے:

" فالهمها فجورها وتقواها " پھر اسکی بدکرداری اور پرہیزگاری کا اس کو القا کیا۔ (والشمس ۸)
نیکی کی طرف رجحان اور بدی کی طرف میلان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ انسان کو نیکی اور بدی کمانے کا اختیار دیا ہے یعنی نیکی کرنے کی اختیار کے ساتھ اجازت ہے اور بدی سے اختیاری ممانعت ہے۔ اگر واقعی اسلام میں زبردستی ہوتی تو اس کا کوئی نظام ہوتا مثلاً کسی نے ادھر کوئی برائی کی ادھر فوراً کوئی سزا مل گئی، یا کسی فرشتہ کی یہ ڈیوٹی مقرر کردی جاتی کہ دیکھو کسی کو برائی کرتے ہوئے دیکھ لو تو فوراً اسکو ٹھکانے لگادو یا کم ازکم اسکو ایسا سبق سکھاؤ کہ دوبارہ بدی کے بارے میں اسکی سوچ ہی

باقی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ اگر پورے کائنات کو پیدا کرسکتے ہیں تو اس دنیا سے شر اور فساد کو بھی ختم کرسکتے تھے۔ لیکن اپنی حکمت بالغہ کے تحت نیکی اور بدی کا نظام قائم کیا، ہمیں اختیار کیساتھ مکمل اسلامی قانون دیا۔ خیر اور شر کو واضح کیا۔ انبیاء کرام کی بعثت کیساتھ انسانوں کی ہدایت کا بندوبست کیا۔ جن جن گناہوں سے دنیا کا نظام خراب ہونے کا قوی اندیشہ تھا اس کیلئے دنیا میں سزائیں مقرر کیں تاکہ دنیاوی نظام صحیح رہے اور اسکے ساتھ ساتھ مکمل جزا و سزا کیلئے جنت اور دوزخ کو بنایا۔

انفرادی انقلاب:۔ تمام اسلامی اعمال انقلابی اعمال ہیں۔ لیکن ان اعمال پر ابھارنا ہر ایک کا فرض ہے۔ جسکی وجہ سے ایک فرد کی زندگی صحیح اسلامی خطوط پر آجائے گا۔ انفرادی طور پر لوگ بدلنے کی کوشش کریں اور اس کے ساتھ اوروں کو بدلنے کی سعی کریں تو اجتماعی انقلاب خود بخود آجائیگا۔ ہر طرف تمام امور میں خرابی دیکھ کر ہر انسان دوسرے کو ملامت کررہا ہے۔ ہر آدمی دوسرے کو ظالم سمجھ کر اس کے گلے پر انصاف کی چھری پھیرنا چاہتا ہے اور اپنے تئیں ایسی خوش فہمی میں مبتلا ہے کہ دامن نچوڑیں تو فرشتے وضو کریں۔ اپنی خرابی کسی کو نظر ہی نہیں آتی۔ یہی سب سے بڑی خرابی ہے۔

حقیقی دشمن:۔ اس انفرادی انقلاب کو برپا کرنے کیلئے حقیقی دشمن کو جان کر اس کا مقابلہ کرنا ضروری ہے۔ ہمارے دو حقیقی دشمن ہیں۔ (۱) نفس (۲) شیطان

ارشاد باری ہے: " ان النفس لامارة بالسوء " نفس تو بری ہی بات بتلاتا ہے۔ (یوسف ۵۳)

ارشاد ہے " ان الشیطن لکم عدو فاتخذوہ عدوا " یہ شیطان بے شک تمھارا دشمن ہے سو تم اس کو دشمن سمجھتے رہو۔ (فاطر ۶) اجتماعی انقلاب کی بنیاد ہی ان دونوں کی دشمنی ہے۔ آج کا مسلمان تمام امور میں انقلاب تو چاہتا ہے لیکن ان دونوں کیساتھ دشمن کیلئے تیار نہیں ہوتا، ان دونوں کیساتھ دشمنی بڑی سخت ہے۔ ان کی چالیں انتہائی باریک اور مہلک ہیں۔ یورپ ساری دنیا کی فتح کے درپے ہے لیکن نفس اور شیطان سے ایسا مغلوب ہے کہ ہر طرف یورپ میں ان دونوں کا راج ہے۔

تبلیغی جماعت:۔ نفس اور شیطان کے خلاف جہاد ہر مسلمان پر فرض ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ سے لوٹتے ہوئے فرمایا کہ ہم جہاد اکبر کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ یعنی جہاد بالنفس، یہ ساری زندگی کا جہاد ہے کسی وقت ان دونوں سے کوئی غافل نہیں ہوسکتا۔ اس کے مقابلہ میں کفار ہمارے حقیقی دشمن نہیں بلکہ عارضی دشمن ہیں، اگر کفار ایمان لے آئیں تو ہمارے

اسلامی بھائی بن جائیں گے۔ لیکن نفس اور شیطان کبھی بھی نیک نہیں بن سکتے۔ تمام امور کے اندر مکمل اسلامی انقلاب لانے کیلئے اول ان دونوں کے خلاف زبردست جہاد کرنا ہوگا۔ دنیا میں انقلاب کی خواہش مند بہت سی تحریکیں اور جماعتیں ہیں۔ ہر دور میں اہل حق نے مختلف طریقوں سے اسلام کی سربلندی کیلئے مبارک کوششیں اجتماعی اور انفرادی طور پر کی ہیں۔ اور وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ طبعی طور پر یہ جماعتیں اور تحریکیں خود بخود تحلیل ہوگئیں۔ خلق خدا کو فائدہ بھی پہنچایا اور اپنی نیک نیتی کی بنا پر ڈھیروں ثواب کماکر عالم جاودانی کی طرف سدھار گئیں۔ اس دور میں عالمی سطح پر صحیح اسلامی اور کامیاب تحریک تبلیغی جماعت ہے۔ اس جماعت کو علماء حق کی مکمل اور بھرپور حمایت وتائید حاصل ہے۔ ان کا طریقہ کار اور محنت صحابہ کرامؓ کی مبارک کوششوں کے ساتھ بہت میل کھاتی ہے، جس طرح صحابہ کرامؓ کی محنت کی وجہ سے اسلام عالمی مذہب ہے اسی طرح اس جماعت کی مبارک محنت کیساتھ اسلام عالمی سطح پر پوری دنیا میں زندہ ہورہا ہے۔ یہ ایک ایسا خاموش انقلاب ہے کہ اغیار اسکو بہت جلد محسوس بھی نہیں کرسکتے۔ ان کے طریقہ کار میں اول خود بگڑے ہوئے مسلمان کی اصلاح ہے۔ انکی قولی تبلیغ کیساتھ قال کا مسلمان حال کا مسلمان بن جاتا ہے۔ زبان کیساتھ کسی کو سمجھایا تو وہ عمل کرکے عملی اسلام کا نمونہ پیش کرے گا۔ قال کا مسلمان جب حال کا مسلمان بن جائے تو اسکا ہر قول وفعل بذات خود اسلام کی طرف داعی بن کر لوگوں کو اسلام کی طرف کھینچے گا۔ حال کے اس مسلمان کو پتہ بھی نہیں ہوگا اور اس کے کردار، اخلاق، صورت، سیرت، معاملات وغیرہ کی وجہ سے لوگوں کے لئے اسلام میں کشش اور دلچسپی پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ اس وقت مسلمان خود اسلام کے راستے میں رکاوٹ ہے۔ بہت کم مسلمان اس بات کو محسوس کررہے ہوں گے، کم فہم مسلمان کا یہ خیال کہ اگر عمل نہیں کرتا تو میرا ذاتی معاملہ ہے کسی کو کیا نقصان دے رہا ہوں۔ لیکن حقیقت میں بے عمل مسلمان اسلام کو نقصان پہنچا رہا ہے تو تبلیغی جماعت کی ساری محنت اسی لیے ہے کہ لوگ صحیح مسلمان بن جائیں۔ ملک وماں ان کی غرض نہیں۔ یہ وجہ ہے کہ اس میں ڈاکٹر، انجینئر، استاد، سائنسدان، عالم، طالب علم، لوہار، بڑھی، وکیل، فوجی، سپاہی، زمیندار، تاجر وغیرہ شامل ہیں۔ ہر طبقہ کے لوگ آپ کو اس جماعت میں ملیں گے۔ ایسے ایسے مقامات میں دعوت وتبلیغ کا کام کررہے ہیں جہاں تک رسائی بڑی مشکل ہوتی ہے۔ دھیرے دھیرے عالمی سطح پر بہت بڑی جماعت بن گئی۔ فضائل کے ذریعہ لوگوں کو عقائد اور اعمال کی طرف لے آئے۔ اپنے اصول کے مطابق کام کرتے ہیں، ان اصول کی بنیاد حکمت ہے اور حکمت دعوت وتبلیغ میں ریڑھ کی ہڈی ہے ان شاء اللہ ایک وقت آئے گا کہ دنیا بھر میں اس جماعت کی

وجہ سے اسلام کا بول بالا ہوگا ۔ بعض لوگوں کو اشکال ہے کہ تبلیغی جماعت کافی عرصہ سے کام کررہی ہے لیکن ابھی تک کوئی خاص نتیجہ سامنے نہیں آیا ۔ ایسی باتیں کرنے والوں کا خیال ہے کہ شاید ہر جماعت اور تحریک کا مقصد حصول اقتدار اور غلبہ ہے ، حالانکہ اصل مقصد حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقاصد اربعہ مذکورہ کو زندہ کرنا ہے ۔ ان مقاصد کیلئے محنت کرتے رہنا اور ان کےلئے مرنا اصل کام ہے ۔ حکومت واقتدار ملے یا نہ ملے اسلام کی بنیاد تو پانچ چیزیں ہیں ۔ (۱) کلمہ (۲) نماز (۳) روزہ (۴) زکوۃ (۵) حج ۔ ان میں کسی ایک کا انکار کفر ہے ۔ اسلام کی اس بنیاد میں اقتدار وحکومت شامل نہیں ۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسلامی حکومت نہیں ہونا چاہئیے ۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ اسلام کا مقصد حصول اقتدار نہیں بلکہ اگر حکومت مل جائے تو اس کو بھی غلبہ اسلام کیلئے استعمال کرنا ہوگا ۔ جس طرح دیگر طریقوں سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب رکھنے کی کوشش ضروری ہے اسی طرح کسی کے پاس اقتدار ہو تو اس کو اسلام کے غلبہ کیلئے ایک مؤثر آلہ سمجھنا چاہئے ۔ اسلام کو غالب رکھنا ہی اصل انقلاب ہے ۔ اس مقصد کے حصول میں سرتوڑ کوشش ہر مسلمان کا فریضہ ہے ۔ اکثر لوگ بڑے جلدباز ہوتے ہیں ۔ جلدی میں ایک جماعت بناکر فوری اور مکمل اسلامی انقلاب کا ثمربار درخت دیکھنا چاہتے ہیں ، اور اکثروں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہمارا نام ہو اور اس انقلاب کی نسبت ہماری طرف ہو اور تاریخ میں سنہرے الفاظ سے ہمارا ذکر خیر محفوظ ہوجائے تاکہ قیامت تک ہمارا نام زندہ رہے اور ہر محفل میں ہمارے تذکرے ہوتے رہیں ۔ یہ بیماری عوام وخواص میں پھیل رہی ہے ۔ نئی جماعت بناکر جلسہ کریں گے ۔ ٹی وی اور اخبارات میں اشتہار دیں گے کہ آپکی خوش قسمتی ہے ایک نئی انقلابی جماعت بن گئی اور وہ دن دور نہیں کہ آپ کو ایک مکمل صحیح انقلاب کی نوید سنائیں ۔ جلسے کے اختتام پر اجتماعی دعا ہوتی ہے کہ اللہ سے دعا مانگیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اتحاد واتفاق کی توفیق عطا فرمائے ۔ حالانکہ اس کو سوچنا چاہئے کہ اس کی نئی جماعت مسلمانوں کی اتحاد کی زنجیر کی وہ نکلی ہوئی کڑی ہے جس کا اب سے تھوڑی دیر پہلے اس نے اعلان کیا تھا اسکے اس اختلاف کے بعد صرف دعا سے اتفاق کیسے آئے گا ۔ فی الحال تو اس نئی جماعت کے بانی نے خود مسلمانوں کے سواداعظم کو چھوڑنے کا اعلان کرن کردیا۔ آئے روز نئی نئی جماعت بنتی ہے نئی جماعت بنی تو گویا ایک اور کڑی جدا ہوگئی ۔ اتفاق کا نعرہ لگانے والی ان نئی بننے والی جماعتوں نے ہی مسلمانوں کی عظیم جماعت اور اسلام کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ اسلام ہمارے نام سے زندہ ہے ۔ ہر ایک نئی دکان سجاکر سب کو دعوت دیتا ہے کہ آؤ میری دکان کو ترقی دو ، اپنی دکانیں بند کردو ، اسلام نہیں اپنے نام کو زندہ کررہے ہیں ۔

ہمارے اسلاف تو نام کیا خود کو مٹا کر اسلام کو زندہ کرتے تھے۔ آج سوچ الٹی ہے اسلام زندہ رہے یا نہ رہے لیکن کم از کم میرا نام تاریخ کے صفحات میں زندہ رہے۔ بہت افسوس ہے۔ کفر تو ایک ملت ہے لیکن اسلامی انقلاب کے داعی اور علمبردار ایک نہیں ہوتے۔ کفار کا ایک مشن ہوتا ہے اس پر صدیاں بیت جاتی ہیں۔ مشن شروع کرنے والے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں لیکن مشن برابر جاری رہتا ہے۔ انگریز ۱۶۰۱ء برصغیر کے اندر داخل ہوا۔ نیت یہ تھی کہ سونے کی چڑیا ہندوستان پر قابض ہوجاؤں۔ ۱۸۵۷ء میں براہ راست ہندوستان کا اقتدار تاج برطانیہ کے ساتھ جوڑ دیا گیا۔ کیا ۱۶۰۱ء کا انگریز ۱۸۵۷ء میں موجود تھا۔ اگر وہ انگریز یہ سوچتے کہ یہ اقتدار ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں تو ان کا یہ خواب کبھی بھی پورا نہ ہوتا، لیکن ان لوگوں نے اس کی پرواہ نہ کی، اور مشن کو جاری رکھا، کتنی نسلوں نے اس مشن کو چلایا۔ ایک وقت آیا کہ مشن میں کامیاب ہوگئے اور ایک صدی تک حکومت بھی کرگئے۔ خود چلے گئے اور کالا انگریز چھوڑ گئے۔ جو ابھی تک ان کے مشن کو چلا رہے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ یہ اقتدار دوبارہ گورے انگریز کے پاس چلا جائے۔ ہمارے جلد باز مسلمان بھائیوں کو فوری نتیجے کا انتظار رہتا ہے۔ پروفیسر طاہرالقادری صاحب کی ایک تقریر ریڈیو کیسٹ کے ذریعے سنی تھی۔ جس میں اپنی عمر ترسٹھ سال بتائی ہے اور اپنے مشن کی تکمیل کا لوگوں سے فوری مطالبہ تھا، کہ مشن کی تکمیل کے بعد کچھ وقت اپنی ذات کے لیے بھی دینا ہے۔ جب بھی نئی جماعت بنتی ہے۔ بڑا افسوس ہوتا ہے اگرچہ خالص سیاسی جماعت کیوں نہ ہو۔ مذہبی نہ ہو۔ نئی سیاسی جماعت کے بننے سے مسلمانوں میں تفریق آتی ہے اور نئی مذہبی جماعت کے بننے سے مسلمانوں اور اسلام دونوں میں تفریق آجاتی ہے اور بانی جماعت سمجھتا ہے کہ شاید اسلام کی اور مسلمانوں کی کوئی بڑی خدمت کا اللہ تعالیٰ نے موقع دے دیا۔ ہمارے ملک میں اکثر نئی بننے والی مذھبی جماعتوں کی تانت سیاست پر جا ٹوٹتی ہے۔ اور سیاست بھی مغربی۔ ساری دنیا پر یہ بات واضح کردیتے ہیں کہ پاکستان میں لوگ اسلام پسند نہیں اور مذہبی جماعت نہیں چل سکتی، حالانکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ ریل گاڑی ہوا میں نہیں اڑ سکتی پٹڑی کے اوپر چلے گی۔ اسلامی ملک اور مسلمانوں میں مغربی سیاست کی گاڑی کیسے چل سکتی ہے؟ مغربی سیاست کا نام اسلامی سیاست رکھ دیا۔ مسلمانوں کی تو اپنی اسلامی سیاست موجود ہے جس کی بنیاد عقائد اور اعمال درست کرنا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ آجکل اپنے ملک میں کوئی کافر نہیں پس صرف اسلامی طرز حکومت کی بنیاد ڈالنا ہے۔ لیکن جو لوگ عملی لحاظ سے اسلام کو سلام کر بیٹھے ہیں اول تو ان کو اسلام کی طرف راغب کرنا اور اسلام پر لا کھڑا کرنا ہے کیونکہ اسلامی نظام یہی لوگ تھامیں گے اور چلائیں گے۔ اگر چلانے والے

صحیح نہیں تو ان کو اچھے سے اچھا نظام دیا جائے اس کو فیل کردیں گے ۔ اس وقت بھی تقریبا ہرقول اور فعل کے لئے ملک میں قانون موجود ہے لیکن ان قوانین کو چلانے والے سست اور غافل ہیں جس کی وجہ سے ملک میں افراتفری ہے ۔ قتل وغارت ، چوری ، رشوت ، ملاوٹ ، گینگ ریپ وغیرہ عام ہیں ۔ یوں لگتا ہے ملک میں کوئی قانون ہی نہیں ۔ عدالت ہے اور عدل ندادر ، اس لئے کہ قوانین نافذ کرنے والے ادارے کوئی دلچسپی نہیں لے رہے ۔ اب اس موجودہ صاحبان اختیار ڈھانچے کو اسلامی نظام دیا جائے کہ اس کو چلاؤ تو اسلامی نظام وقانون کا بھی وہی حشر ہوگا جو موجودہ قانون کا ہے ۔ باہر دنیا کو یہ باور کرائیں گے کہ پاکستان میں اسلامی نظام اور قانون چل نہیں سکتا ، حالانکہ اس کو فیل کرنے کے ہم خود ذمہ دار ہیں۔ اسلئے اسلامی نظام کیساتھ اصلاحی نظام انتہائی ضروری ہے بلکہ اسلامی نظام کی بنیاد اصلاحی نظام ہے۔ اس اصلاحی نظام کیلئے اس وقت تین ادارے کام کررہے ہیں ۔

(۱) نظام مدارس :- ان میں دن رات قرآن وحدیث کی خدمت کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے علماء پیدا ہورہے ہیں جن کی وجہ سے دنیا میں انقلاب آتا ہے ۔ یہ علمی خدمت ہے ، اگرچہ عملی تربیت بھی ہوتی ہے ۔ لیکن بنیادی طور پر علمی ادارے ہیں ۔ اگر علم کی خدمت نہ ہوتو خدانخواستہ قرآن وحدیث کے علوم ختم ہوجائیں گے ۔

(۲) تبلیغی جماعت :- یہ لوگوں کے عقائد اور اعمال کی نگرانی کرتے ہیں جو اسلام کا اصل منشاء ہے اور یہ اسلام کی بہت بڑی خدمت ہے ۔ اس جماعت کی مبارک کوششوں کیساتھ اسلام عملی طور پر دنیا میں زندہ ہورہا ہے ۔

(۳) خانقاہی نظام :- ان کا کام تزکیہ نفس ہے ۔ روحانی بیماریاں مثلاً حسد ، کینہ ، بغض ، ریا ، تکبر ، غرور ، خود پسندی وغیرہ کا علاج کرتے ہیں ۔ بدقسمتی سے مبارک کام محض گدی نشینوں تک رہ گیا ۔ جاھل اور نااہل پیر اور نام نہاد صوفیاء سامنے آگئے ۔ جسکی وجہ سے پیر دنیا پرست بن گئے اور مرید پیر پرست بن گئے ۔ حالانکہ صحیح مرشد کا کام مرید کی اصلاح اور اسکو آخرت کا راستہ دکھلانا تھا ۔ لیکن نام نہاد جعلی پیروں نے مریدوں کو صرف اپنی جیب کا راستہ دکھایا ۔ الحمدللہ صحیح صوفیاء آج بھی موجود ہیں ، ان سے بیعت کا تعلق اس گئے گزرے دور میں ضروری ہے ۔ مدرسہ عالم تیار کرتا ہے ، تبلیغی جماعت عامل بناتا ہے اور خانقاہ ان دونوں کو جمع کر عالم باعمل دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے جو مخلص بھی ہوتے ہیں ۔ یہ تین ادارے انقلاب کے زبردست داعی ہیں ۔ اس کے بعد دوسرا قدم سیاسی اور معاشی انقلاب ہوگا ۔ اس انقلاب کو کامیاب بنانے کیلئے کبھی جہاد کا مرحلہ آئیگا تو ان تینوں

اداروں کا فیض یافتہ ہر وقت اسلام کی خاطر سر کٹانے کو تیار ہوگا ۔ ورنہ صرف جہاد کی کانفرنس، جہادی جلسے جلوس، اخباری بیانات اور اچھے اچھے کھانے پینے، بڑے ائرکنڈیشنڈ ہوٹلوں میں ہونگے ۔ ایسے لوگوں کے لیے سنسناتی ہوئی جہادی گولی کے سامنے ٹھہرنا بڑا مشکل کام ہوتا ہے لیکن عجیب بات یہ ہے کہ یہی لوگ مجاہد اعظم، جہاد کشمیر کے ہیرو اور فاتح جہاد افغانستان میں بھی بن جاتے ہیں ۔ ان میں سے بعض کو تو میدان کارزار کا طوفانی دورہ بھی نصیب نہیں ہوا ہوتا ۔

<u>لائحہ عمل</u> :- اگر واقعی مسلمان اور تمام مذہبی جماعتیں ساری دنیا میں صحیح اسلامی انقلاب کی علمبردار ہیں تو اپنی اپنی پارٹیوں کو اور مغربی سیاست کو چھوڑ کر اول مدارس، تبلیغ، تزکیہ نفس اور جہاد کی طرف بھرپور توجہ دیں ۔ خود بخود جماعت بھی بن جائے گی اور آئندہ اسلامی ترقی کی شاہراہ پر مسلمانوں کے اس عظیم جماعت کا سفر شروع ہوجائے گا ۔ اس مخلص قافلہ کو اسی قافلہ سے امیر اور راہبر مل جائے گا، لیکن اخلاص شرط ہے ۔ اس طرز انقلاب کا خلاصہ یہ ہے کہ اول مسلمان خود کو بدلنے یعنی اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں اس کے بعد خود بخود ہر شعبہ زندگی اور ایمان و عمل میں انقلاب آئے گا ۔ اگر خود بدلنے کی کوشش نہیں کرتے اور نظام کو بدلنے کے درپے ہیں تو پھر اسلامی انقلاب کے خواب دیکھنا چھوڑ دیں ۔ اس کے بارے میں صرف اتنا کہا جاسکتا ہے ۔ دل کے خوش رکھنے کو یہ خیال اچھا ہے تبلیغی جماعت وہ واحد جماعت ہے جو خود کو بدلنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ ان شاء اللہ ایک وقت آئیگا کہ پوری دنیا میں اس جماعت کی وجہ سے مکمل اور صحیح اسلامی انقلاب برپا ہوگا ۔

قومی خدمت ایک عبادت ہے
اور
سروس انڈسٹریز اپنی صنعتی پیداوار کے ذریعے
سال ہا سال سے اس خدمت میں مصروف ہے
Servis
قدم قدم حسین قدم قدم آرام